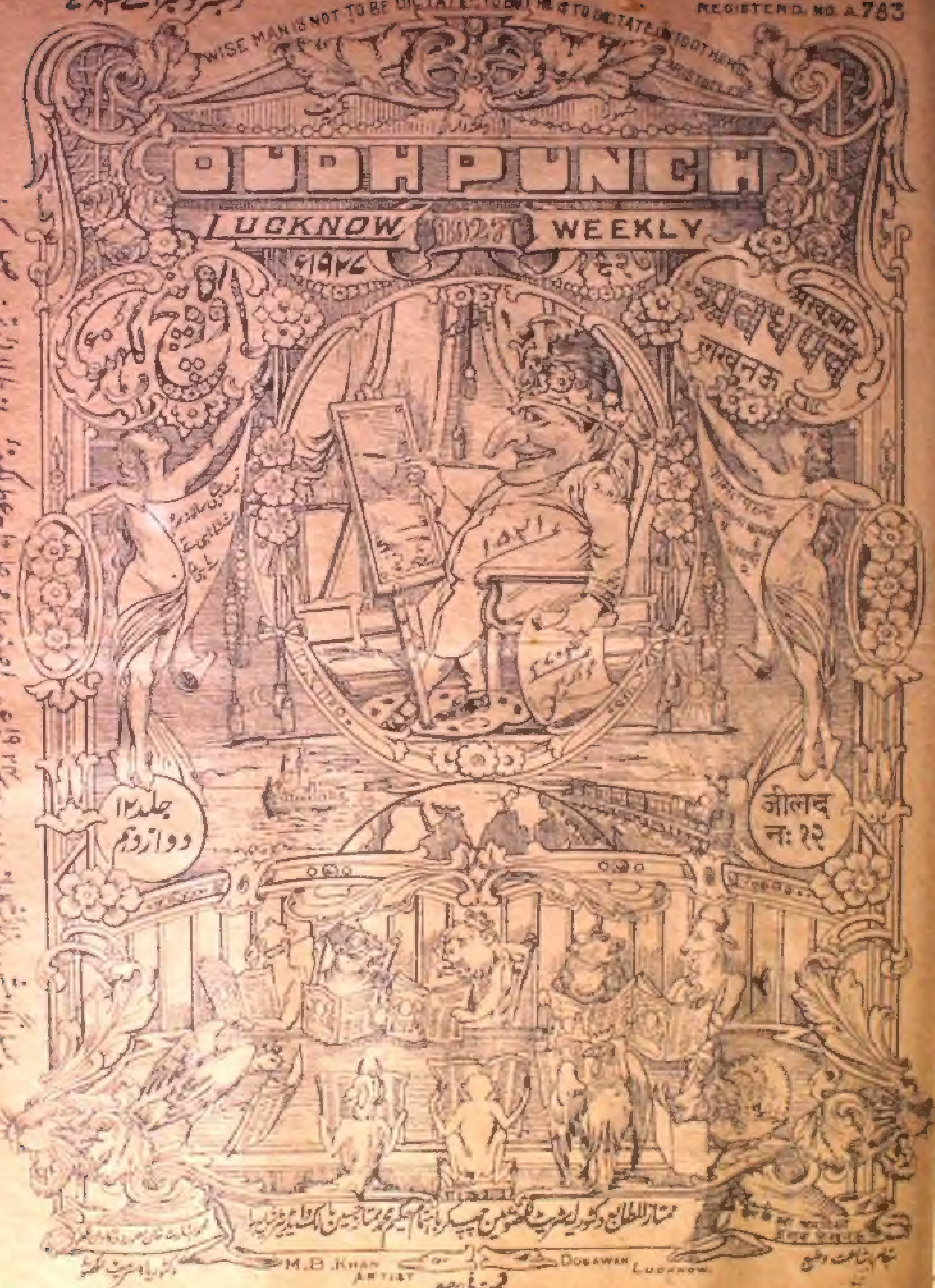
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO. A 783



جلد ۱۲ نمبر ۳۳

مضامین غیر

۱۶ ستمبر ۱۹۲۶ء

البهاریات

گلشن جسے ہیں قدرت پروردگار سے — صحرا بچے ہوئے ہین ہرول اور مدار سے
بڑھتی ہے موج آب ابھکر بسوار سے — صحن جہان ہے سبزہ تر کے ابھار سے

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

نکو لیو کے گچھے ہین شاخون مین جا بجا — چکتے ہین کوے بیٹھے ہوے اونکا ذائقا
انگور تاک مین ہے کسی کی چھپا ہوا — کھلتا ہے جب آثار تو دیتا ہے یہ صدا

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

جگنو چمک دکھاتے ہین اوڑ اوڑ کے بار بار — جھینگر کی آئی ہر کا شام ہو سے اک بندھا ہے تار
کوئل کی مست کوک ہے ہوکے وار پار — پلوے گل مین میٹھی ہے کیا شاد ہے ہزار

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

وحش و طیور و انس و جمادات و نبات — سب اپنی اپنی جا پہ ہے مسرور کائنات
آپس مین میل جول ہے یا بجلی ہے بات — ہر روز روز عید ہے ہر شب شب برات

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

گیسو ہوئے ہین بجلی کو منظور جا بجا — بوتل بغل مین ہاتھ مین کلھڑ شراب کا
بکتا ہے گالیان کوئی بیہوش ہے پڑا — کشتی کہین پہ ہو گئی جو تا کہین چلا

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

کیا خوش ہین کھیتون مین جا بجا دہقان کسان — دانے ہیں بھول ہین حق کی طرف سے دھیان
ہر ایک جاپہ آئی ہرول کی ہے جو کسان — بیلون کے بازو پرون مین بھی آگئی ہے جان

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

جو بدنما پہاڑ تھے وہ خوشنما ہین اب — دامن بھرے ہوئے ہین جو گل تھے اجاڑ سب
چلتی ہین جھوم جھوم کے ٹھنڈی ہوائین جب — وحشی بہت سے خار بھی کرتے ہین شکر رب

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

چشمے بھرے ہین بادلی چھلیون مین سے جب آب — تفریح کرتے پھرتے ہین تالابون مین حباب
پھیلا ہوا ہے چار طرف دامن سحاب — ہر دم نظر کو برق دکھاتی ہے آب و تاب

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

مٹی مین بچہ مچھو نے کچھ اڑائی ہین تتلیان — بزرگون نے اڈنگ کے پھین درختون کی چوٹیان
بجلی ہیں ایک فلک مین سبھی کی گھٹریان — مینڈک کی غرارت خاص ہے پانی کے درمیان

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

خوش خوش زمین پہ بیٹھتے پھرتے ہین کنچوے — کھیتون مین ڈیرے بیربہوٹی کے ہین پڑے
نکلے ہین سانپ بانبیون کو اپنی چھوڑ کے — جھیلون پہ بگلے بیٹھے ہین مچھلی کے واسطے

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

مجروح وقت وہ ہے کہ شکر خدا کرین — جو حق عبودیت کا ہے اوسکو ادا کرین
ذکر اوسکی نعمتون کا ہر اک جا کیا کرین — اور بار بار بس یہی مصرع پڑھا کرین

ہر چیز کامیاب ہے فیض بہار سے

(فریدون مرزا مجروح) لکھنوی

ایک اہل مد کی سرگزشت

"یا اللہ یہ کون سی مذہب ہے کہ کسی مذہب میں نہیں۔ اچھا یہ اُس ملک کے اہل دین جو ہون

ہر ساب اندھا ہے جس زندگی دو بھر ہے"

اللہ تعالے نے اپنے بندون خصوصاً غریب کاشتکارون کی سُن لی تو کل رات سے وہ موسلا دھار بارش شروع ہوئی کہ اللہ دے بندہ وے۔ جل تھل بھر گیے۔ شاہی وقت کے کھنڈر جیسے مکینون کا وشیقہ بٹر بازی پانڈو بازی افیون کے نذر ہوتا رہتا ہے اور قسم کھانے کو ایک پیسہ بھی کبھی مکان کی مرمت مین صرف نہین ہوتا۔ کسی کی چھت اڑا اڑا دھم بیٹھ گئی کے زمین بوس کسی کی دیوار بیٹھ گئی راہ آمد و رفت بند ہونے سے میونسپلٹی کے خیر خواہ ملازم مالک مکان پر تاکید کر رہے ہین کہ جلد راستہ صاف کراؤ۔ نشیبی زمین کے محلون مین غربا کے چھپر بہے جاتے ہین کچی دیوارین پانی کے ساتھ بہہ رہی ہین نہ کہین مویشی باندھنے کی جگہ نہ کھانے پکانے بیٹھنے اٹھنے کی۔ ساری چھت چھلنی ہو رہی ہے۔ چارون طرف سے مکانات کے گرنے کی آوازین آ رہی ہین معلوم ہوتا ہے چلی گارڈ مین گولہ باری ہو رہی ہے۔ مارشل لا جاری ہے مزدور ڈھونڈے بھی نہین ملتے۔ جو جہان بیٹھا ہے مقید ہے۔ جسکو دیکھو دوہائی تہائی چوتھائی پکار رہا ہے۔ مرگین گھٹے آب ہین۔ پرنالون کی آوازین کانون کے پردے پھاڑے دیتی ہین۔ اُف وہ گرج کرد اور دھمک سے تو سینے پورے کرکے خروج کرنے والے بیوقت نکلے پڑتے ہین۔ چونکہ وہ دو کا ندار جنگی پشت پناہ جنت کی قبرون کے بلند گھونسلے ہین البتہ دو منزلہ کی آواز مین سنکے غم دور ونے غم کا لا۔ بشاش بیٹھے ہین مطمئن ہین کہ رو سے ڈر جانے کی بوجھ جب نکلے گی دیکھا جائیگا۔ رنڈیان اسلیے خوش ہین کہ انکے اعمال میں کل کمان جو آب کثافت کے سوا آب رحمت کا گذر انکے گھر مین ہو۔ اس طوفان نوح مین بھی انکی کشتی کے ناخدا رئیس زادے اپنے پرانے دیوانخانون کی چھتین چھوڑ کے دریا کی ساریان دروازون پر بوچھار کے خیال سے ڈالے کوٹھون پر بیٹھے ہین اور آئے ساون کے سنوا۔ کی ملارین سُن رہے ہین۔ وکیل بیرسٹر موٹر لینڈو اور تانگون پر مقدمات کی پیروی کیلیے برساتی اور بڑے سڑک کی پیمائش مین مصروف ہین کہ فانوس کے تلے ہو ہسٹری کورٹ وکار سے بعض رعو آتی ہین سب پانون بھگ ملفوف اپنے کام پر چھپ چھپ کرتے سڑک کا پانی بچاتے جاتے ہین۔ بوڑھے ہین کا قول ہے توبہ توبہ غرق ہو جاوے۔

نہ کہیں بیٹھنے کا ٹھکانا نہ اوٹھنے کا۔ باورچی خانے سے لیکے پاخانے تک سب چھتیں ٹپکتی ہو گئی ہیں بڑے دالان کے تو چھپے بھی گر رہے ہیں ایسی برسات جہانتک جلد غضب خدا جس وقت سے شروع ہوئی دم نہیں لیا کیا آسمان میں چھید ہو گیا کوئی تیل جلا رہی ہے۔ کوئی اولتی تلے مسافر بنا رہی ہے۔ ٹوٹکے پر ٹوٹکے ہو رہے ہیں۔ کہیں رات کے تارے دن کی دھوپ کا وظیفہ ہے۔ کہیں چار منڈے چار گنڈے چار رکھ رہا ہے۔ بدلی گئی چاٹ پھوٹ دھوپ نکل آئے۔ کی تسبیح جپی جا رہی ہے جو لوگ پختہ اور مستحکم مکانوں یا مینے کے سائبانوں میں آب حسرت کے چھینٹوں سے محفوظ بیٹھے ہیں ان کے گھروں سے پکوان کی خوشبو میں آ رہی ہیں۔ کڑاھیاں چڑھی ہیں۔ چھن چھن کی صدائیں بلند ہیں۔ اسی حالت میں چار پانچ حضرات چھتری لگائے شیروانی اور ٹرکش کیپ کوٹ بوٹ کیپ سے آراستہ میونسپلٹی کی بابت ممبروں سے دام دام عکس وصولی کرنے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ پانچ ٹخنوں تک چڑھے ہوئے پائجاموں کو جا گھرے بنائے بند جا رہے تو سنا میں پانی ہے سرسے پاتوں تک

یوں بھارت بھیگی بھی چھٹا [illegible] کی طرح ڈکھیاں کھاتے ہوئے دارالہدی کو کھانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک مقام پر میونسپلٹی کی بے پروائی سے سڑک میں گڑھا گر پڑتا تھا ایک کا پاؤں جو اس میں پڑا تو سیدھے ناک میں اور منہ چھتری کی [illegible] غیر شعوری [illegible] دھم سے آ رہے۔ خود تو حضرت [illegible] چھتری او ندھی ہو کے [illegible] جا پڑی [illegible] کی [illegible] کسی [illegible] ہمراہیوں نے ہنسنا شروع کیا [illegible]

لنگوٹی باندھے نہا رہا تھا۔ کہتا کیا ہے۔ بابو صاحب کو پانی دیکھے مرگی آتی ہے۔ ساتھ کے احباب نے ہنسنے سے ذرا فرصت پائی تو سب نے ٹھٹھے اُڑائے بابو صاحب نے اور بھی ملازمت اور الہدی کے عہدہ کو کوسنا شروع کیا۔ کبھی پانی کو گالیاں دیں کبھی ہوا کو برا بھلا کہا۔ ہمراہیوں میں ایک صاحب نے کہا کہ میاں خود تو دیکھ کے نہیں چلتے پانی کو گالیاں دیتے ہو۔ پانی کی عزت کرو اسلیئے کہ وکل شئی حی من الماء۔

شوب خوردہ الہد۔ ہکو ایسی زندگی نہ چاہیئے۔



"اے لو یہ مُوا پھر تیار ہو گیا"

دوسرے الہد۔ آپکو الہدی چاہیئے زندگی سے کیا کریگے

شوب خوردہ الہد [illegible] کے [illegible] اور [illegible] سے دم [illegible] ہو [illegible] اور پانی کو چھوڑ [illegible] لوگوں پر برس پڑے [illegible] ساتھیوں نے [illegible] [illegible] چھتری کی [illegible] [illegible] [illegible]

ہو کے یک ذات ہو گئے۔ رہے نام اللہ کا الہد صاحب اسقدر بھیگے تھے کہ اب چھتری کی ضرورت نہ تھی۔ البتہ چھتری نہونے سے ایک عظیم الشان فائدہ ہو گیا یعنی کچے رنگ کی ناملائم ترکی ٹوپی دفعتہ بانیخ ہو گئی اگر ابلی مدرصاحب حیدرآباد دکن میں ہوتے تو شکل ہونے لگتا۔ گوروا ئی گوروائی۔ مگر جان خدا کا دیا سر پر رنگ کتا اور سر کشمی کی باندھ میں بنا۔ ٹوپی کی بدلت لو لنگ کے نہیں رنگ ہا کے شہید وہاں میں نام پایا۔ ہمراہیوں نے حضرت کو اپنی چھتری کے سایہ میں لیا۔ اونٹ کی قطار کی طرح ایک کا منہ دوسرے کی دم چھو تک پہونچ کے قدم بڑھاتے چلے سب ہمراہی کچہری پہنچ کے اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے لیکن ہمارے شوب خوردہ الہد جو الگنی پر ڈال کے سکھاتے کے قابل ہو گئے تھے تیوری چڑھائے جان سے عاجز چھتر ہو رون سے بیزار لب فرش گھر سے اندا دینے والی مرغی کی طرح بیٹھنے کی جگہ ڈھونڈھنے کرنے لگے۔ ہیڈ کلرک صاحب کی نظر پڑی تو اُنھوں نے چھیڑنے کی غرض سے کہا کہ ذرا گھڑی کی طرف دیکھیے ابھی آپ تشریف لائے ہیں۔

شوب خوردہ الہد۔ ہاں حضور آپ تو تانگے پر آرام سے چلے آئے یہاں مرتے مرتے بچے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جاتے تو میں دیکھتا ہماہر کا ساتھ بھی جاتا۔

ہیڈ کلرک۔ آپ کو ہولی کھیلنے سے کہاں فرصت تھی پانی کا تو حیلہ ہے۔

دوسرا الہد۔ حضور ہولی نہیں کھیلی۔ شادی ہوئی ہے گرمی کا موسم پسینے کا حکم جاری ہے دوپٹہ کا رنگ کپڑوں میں آ گیا۔

شوب خوردہ الہد۔ اے شادی ہو تیری بیوی کیا جورو خور ہیں تیری کھڑی پر تو سامنے ہی ہے آئے دن بیمار رہتی مرا [illegible] اور بیٹ سنگنی بیٹ بیاہ کرتا رہتا ہے

اچھا سا حال ہوتا ہے۔
الہدیٰ - تو جو ہو گیا ہے۔ تازہ بتازہ تو شاید نہیں ڈبل جدید لذیذ تھا۔
شوربہ خوردہ الہدیٰ - اچھا بس خاتمہ ہو بیکار کام کرنے دو۔
ایک الہدیٰ ہی میں تو شک نہیں کہ الہدیٰ اور پھر خشک الہدیٰ ہے بڑی نوکری۔ کام کی انتہا نہیں اور آمدنی مفقود وہ نوکری ہی کیا جس میں دست غیب ہو
ایک پورے نئے خیالات والے پنڈت جی بولے۔ بیشک چاکری اسی لیے تلسی داس نے لکھا ہے۔ کسی جرم میں [illegible] کرکے ظلم کیا ہوگا پرمیشر نے اس جنم میں انکے انگلستان کیلیے بھیجا ہے۔
دوسرے نے کہا کہ میاں اب ایسا گرم بازار کم کیا تھا جو پرمیشر نے الہدیٰ بنایا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ بجائے قالب انسانی کے پیپل کا درخت بنایا ہوتا جسکے سایہ مسافروں کو فائدہ پہنچتا۔ ہر شاخ پر جوانی ہوتی نہیں عورتیں میں کوئی مسلمان ایک پتی پر ہاتھ لگاتا تو نوکی نشان ہو جاتا میں پولیس کی ہانڈی گرم ہوتی حکام ضلع موقع دیکھنے آتے۔ سبھا کے رکن۔ ممبر پریسیڈنٹ اس پودے کے نام سے ہزاروں روپیہ وصول کرکے اپنے بال بچوں کی پرورش کرتے۔ مسلمان بھائی چندہ [illegible] کرکے کلکتہ بمبئی رنگون تک سارا کشمیر [illegible] لکھنؤ کی سیر کرتے۔ کچھ چندہ وکیلوں کے بال بچے کھاتے۔
ہمارے الہدیٰ کی دم میں [illegible] ہے الہدیٰ کی بڑی [illegible] رسول خوش [illegible] نہ بچے خوش نہ دوزخ میں جگہ نہ جنت میں۔ اعراف میں معلق۔ کبھی ترقی تنخواہ کی امید جنت کی ہوا کھلاتی ہے تو سالانہ کی [illegible] ہے کبھی الہدیٰ کی رگڑ سے چنگاری نکل کے جسم کو جھلساتی ہے تو دوزخ کا مزہ ملتا ہے جاؤ اولاد کو وصیت کر جاؤ کہ الہدیٰ نہ کرے۔

راقم
[illegible] امیٹھوی

پنچ - حضرت یہ تو شاید مرزا محمد بیگ عاشق [illegible] کے وقت کی برسات ہے۔ لکھنؤ میں اب تک پانی کا توڑا ہے۔ منتظر

پیشوا

دہلی کا مشہور [illegible] ماہوار رسالہ ہے۔ مسلمانوں ہی میں نہیں ہندو وطن میں بھی۔ اسکا مقصد تبلیغ ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب کا ایک کارنامہ اسے بھی سمجھیے۔ اس کا خاص نمبر جسے رسول نمبر سے تعبیر کرتے ہیں بغرض تنقید موصول ہوا۔ سیرت رسول پر ایسی نظم و نثر مضامین کا اچھا خاصہ ذخیرہ ہے اور شکر ہے کہ کوئی مضمون دوسرے مذاہب کیواسطے کڑھنے اور تپ جلنے کا سبب نہیں ہے اگر یہی روش رہی تو غالبا دوسروں کو اسلام سے وجہ شکایت نہ پیدا ہو بلکہ جو لوگ اپنے مذہب سے مطمئن نہیں ہیں وہ بشوق اس پرچہ کو دیکھیں۔

سچ پوچھیے تو خود غرض وطن دشمن اہل قلم نے مذہبی کے دنوں کو بچوں کا حساب بنا دیا ہے۔ [illegible] اتنی نازکی ہے تو زندگی محال ہے۔

بہرحال مسلمان اگر یہ نمبر رسول کے مطالعہ فرمائیں تو [illegible] اپنے نبی کے اکثر واقعات دلچسپ عنوانوں سے نظر آئینگے۔ ترتیب مضامین نہایت خوب ہے چھپائی لکھائی بھی اچھی ہے۔ [illegible] دہلی [illegible] پیشوا سے منگوائیے۔

العدل

ہر پنچ شریف سے آپ شایع ہوتے ہیں۔ ہفتہ وار ہیں پالیسی صلح کل ہے۔ چار روپیہ سالانہ پیشگی قیمت ۲۰×۲۶ کے ۸ صفحہ ہیں۔ خط واضح ہے مضامین تنقید سے خالی نہیں۔ [illegible] محمدی کا مقابلہ ہے۔ ہر فقرہ قرآنی آیت پر ختم ہوتا ہے ترجمہ رکھنی چاہیے کہ علم ہے [illegible] بھی ہو جائیگا۔
یہ مضامین خاص طبقہ میں ضرور بنگاہ قبول دیکھے جائینگے۔ مگر عوام کی نگاہ میں مقبول ہونگے وہ بھی سمجھینگے کہ مولوی صاحب آدھی عربی آدھی اردو میں وعظ فرما رہے ہیں۔
ظاہر ہے ہماری رائے ہے کہ یہ مضامین ایک رسالہ کی صورت میں شایع ہوں۔ اخباری صورت انکے واسطے موزوں نہیں زیادہ مناسب یہ ہے کہ کوئی مذہبی ادارہ انکے مصارف کا کفیل ہو جائے۔ اسلیے کہ مذہبی کتاب نصیحت نامہ کے مول لینے والے اگر موجود ہوتے تو آج اسلام ضعیف کیوں ہوتا۔
[illegible]

منطق آرا بیگم

بنام
لارڈ اروِن

ابھی لاٹ صاحب۔ مردوے بہت ڈینگ مارا کرتے ہیں کہ ہم بڑے عقلمند ہیں اور عورتیں بے وقوف ہیں [illegible] بنا سکتے ہیں اور وہ قانون سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں رکھتیں۔ لے اب بتاؤ کہ ہم بے وقوف ہیں یا قانون بنانے والے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ راجپال کے مقدمہ میں جج قانون کا مطلب غلط سمجھا اور ورتمان کے مقدمہ میں ججوں کی رائے ٹھیک ہے۔ مگر ذری اپنے دل میں غور کرو کہ اگر دفعہ ۱۵۳ کا مطلب راجپال کے مقدمہ میں صحیح سمجھا گیا

مدینہ کی بہار لکھنؤ میں

عشاق و غلامان رسول کے لیے غذائے روحانی

[illegible] مشہور [illegible] خادم الحرمین [illegible] گلدستہ نعت [illegible] مشام جان کو معطر کریگا [illegible] مشہور شاعروں کی بہترین مضامین اور نظمیں شایع ہونگی۔ [illegible] خاص نفاست و اہتمام سے [illegible] ہزاروں کی تعداد میں شایع [illegible] مضمون نگاروں کی [illegible] مختلف قسم کے انعام اور تمغہ دیے جائینگے۔ [illegible] اشتہاروں کی [illegible] کا یہ خاص موقع ہے۔ بارہ روپیہ میں ہزاروں [illegible] کے ذریعہ سے اپنا اشتہار ہزاروں آدمیوں تک آپ پہنچا سکینگے نرخ [illegible] حسب ذیل ہے [illegible] ایک صفحہ [illegible] دو کالم [illegible] ایک کالم [illegible] نصف کالم [illegible] سطر کا اشتہار صرف ایک روپیہ میں۔

قیمت فی پرچہ [illegible] لکھنؤ [illegible]

منیجر خادم الحرمین لکھنؤ

تو ورتمان کے مقدمہ میں غلط کیوں ہوا اور اگر ورتمان کے مقدمہ میں انصاف ہوا تو انصاف کے معنی یہ ہیں کہ راجپال بھی بہرے چھوڑ دیا جانے [illegible] ایک میں بہرحال [illegible] خدا کا قہر کیسا! یہ کہنا کہ ہم کسی جج کی رائے میں دخل نہیں دیتے سر تا سر انصاف کا خون ہے۔ ورتمان کے مقدمہ میں ناانصافی ہوئی تو بڑی بات ہوئی اور راجپال کے مقدمہ میں غلطی ہوئی تو عدل کو منہ ڈھانک کے رونا چاہیئے۔

مجھ بیچاری پردہ نشین کی عقل اس بارے میں بھی دنگ ہے کہ [illegible] ورتمان کے اوپر [illegible] قانون کا دل رکھنے کے لیے کسی پر مقدمہ چلا کے دھر پکڑ کیسا؟

سبحان اللہ سے

ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

بجا ارشاد ہوا [illegible] امتحان، اچھا ہے؟ کہ حکومت نے [illegible] دے کے قانونی پیشروں کا کس بل دیکھا اور ورتمان کے مقدمہ میں [illegible] ہو گیا کہ ایسے واقعات میں مجرم کو جیل خانے بھیج سکتی ہے تو پھر نیا قانون کیوں بنتا ہے؟ اس نئے قانون کے بنانے سے تو معلوم [illegible] کہ [illegible] قانون [illegible] اور ورتمان کے مقدمہ [illegible] کیا گیا۔

[illegible]

یہ علمی مسئلہ اس بات پر [illegible] کر کے آیا تھا کہ حکیم صاحب کی قلعی کھولے۔ ان باتوں کا تو کچھ جواب نہ دیا جیب سے ایک اخروٹ نکالا اور کہا کہ حضرت اگر آپ عالم بنتے ہیں تو اس اخروٹ کی پیدائش [illegible] کر کے دکھایئے۔ حکیم صاحب نے [illegible] دیکھی اور کہنے لگے [illegible] میدان میں رہتے ہو کر جنگلیوں میں کسی کے [illegible] اور [illegible] کا امتحان لینا یہ کس کتاب میں لکھا ہے۔ فرض کرو کہ [illegible] کردی تو تم سمجھو گے [illegible] میدان میں نہیں پایا جاتا کہ تم شہر [illegible] ہو [illegible] اگر میں [illegible] تو میں اپنے شاگردوں کی نگاہ میں ہلکا ہو جاؤنگا اور اس طرح گویا تم اپنے میزبان کے حق میں کانٹے بو گئے۔ [illegible] اگر تمہارے شہر میں [illegible] مردوں کی [illegible] کسی بازار کی صحبت میں جا کے [illegible] برداشت [illegible] کو دشمنی رکھنا چاہتی ہے [illegible] اخروٹ کی پیدائش مشکل نہیں ہے لیکن [illegible]

[illegible]

اس میں وہ جانور ہیں جنہیں کوئی پہچان نہیں سکتا۔ (۱) مذہب کی توہین۔ (۲) مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچانا۔

توہین گالیاں دینے سے بھی ہوتی ہے اور ادب کے ساتھ باوقار لفظوں میں بھی ہوتی ہے۔ اور کبھی گالیاں کھانے یا گالیاں دینے سے بھی توہین نہیں ہوتی۔

لہٰذا یہ بات کہ توہین ہوئی یا نہیں ہوئی جج کی عقل پر [illegible] موقوف ہے جیسے راجپال اور ورتمان کے مقدمہ میں "[illegible] منافرت پیدا کرنے" کا مطلب دو [illegible] ججوں کی سمجھ پر [illegible] تو سمجھ کہ جب قاضی کی سمجھ ان دو مقدموں میں الگ الگ رہی تو اس سے قانون کے [illegible] پر روز مرہ جھگڑے بڑھینگے [illegible] جب یہ اختلاف باقی رہا تو [illegible] قانون کیا [illegible] ڈھونڈا جائے میں کہتی ہوں کہ توہین کے واسطے کوئی الفاظ مقرر نہیں ہیں۔ راجپال نے اپنی کتاب [illegible] "رنگیلا رسول" [illegible] کے

[illegible]

[illegible] انفصال مقدمہ

[illegible]



دو مرغوں میں ایک مرغی

وہ: یہ گڑک ہی رہے تو بہتر ہے "

مہ: ککڑ کٹ کٹاخ۔ گڑ دوں گوں۔ ہماری زندگی میں تو یہ ممکن نہیں "

معنی میں ہیں۔ مزاری کی فضا کو یک قلم تغیر کر دینے والا یا اپنی مرضی کے رنگ کا تابعدار یا معشوق جیسوں کو بندہ۔"

راجپال نے اپنی کتاب میں ایسے واقعات دشمنی کی راہ سے لکھے ہیں جو دوسرے فرقے کے ایک راہنما کے چال چلن سے الجھن پیدا کرنے والے ہیں۔

لیکن قوال گاتے ہیں اور مومنین سنتے ہیں۔

"یثرب کے چھیلا" سانورو من بھاوَن لاگو جی
ترا نام محمد مصطفےٰ من بھاون لاگو جی۔

چھیلا کے معنی ہیں بناؤ سنگار کرنے والا۔ جیسے رنڈیاں مرتی ہوں جو عورتوں کو بہلانے کے لیے اپنی بنائے سنوارے رکھے۔

دیکھو لاٹ صاحب! یہ اچنبھے کی بات ہے کہ نہیں؟ "رنگیلا" کہنے سے بدزبان ٹھیرے مگر خود "چھیلا" کہتے ہیں اور خدا اور رسول کے ساتھ [illegible] فرق اگر ہے تو یہ کہ ایک نے توہین کی نیت سے "رنگیلا" کہا دوسرے نے اپنے عشق جتانے کو "چھیلا" بنایا چھیلا کہنے کا حق حاصل کر لیا۔ یہیں سے قائل ہو جائیگا کہ توہین کے واسطے تجھے ہیں الفاظ کافی نہیں۔

الفاظ کیسے افعال سے بھی کہیں توہین ہوتی ہے کہیں نہیں۔ [illegible] کے گے کے پھول [illegible] ٹنگے ہوں گے یہ کیا جرم ہے۔ ایک بیرو مرشد شریف زادی کے سامنے کوئی جان بوجھ کے ننگا ہو جائے تو وہ کٹ جائیگی۔ مگر سنتی ہوں کہ وہ تین بیٹھے رستے کسی آدمی ننگے ہو کر بیٹھے ہیں وہ اپنے مرید [illegible] کرامات دیکھتے چلے جاتے تھے اور ان کے پیچھے سیکڑوں شریف زادے اور شریف زادیاں بھی عقیدت کی نیت سے دوڑتی چلی جاتی تھیں۔ اور نہیں سے کسی نے ان پر توہین کا دعویٰ نہیں کیا۔

میں تو گالیاں بکنے کے بارے میں کہتی تھی کہ وہ کبھی توہین کی حد میں آ کے بھی نہیں آتا۔ یہاں تو موٹی موٹی گالی لوگوں کے سامنے دھوم دھڑکے سے بکی گئی۔ اب غور کرنے کے قابل یہ بات ہے کہ اگر کوئی شامت زدہ اس کی گالیوں کی توہین کرے اور دوسرا گروہ دعویٰ کرے کہ اس گالی کی توہین سے ہمارے مذہب کی توہین ہوئی اور دیدہ و دانستہ توہین ہوئی تو مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچا تو کیا وہ اس بل (قانون) میں پکڑ کے بند کر دیا جائیگا اور اُس گوڑے پر کڑا دینا پڑیگا کہ کیوں تونے اس مقدس گالی کی توہین کی؟ جو سزا پر آپ نے بیل کی منطق یہ کہتی ہے کہ ہاں! تونے توہین کی۔ جیل میں ہتکڑیاں بیڑیاں دے ضمانت منظور ہے تیری جو تونے ایسی پاک چیز کو بُرا کہا۔

مسلمانوں پر موقوف نہیں ہندوؤں کے بعض فرقے بھی اسے اچھا نہیں سمجھتے وہ بھی متوہن ایکے پھندے میں پھنس جائینگے۔

بیل صاحب کی انگلیت سرے ہی سے بے ڈھنگی ہے۔ "جو شخص الفاظ سے (زبانی یا تحریری) یا علامات و اشارات سے دانستہ طور پر بارادہ کسی مذہب کی توہین کرے"۔ اس عبارت میں قید اس کی نہیں ہے کہ اکیلے میں یا بھری محفل میں یا اپنے ہم مذہبوں ہم خیالوں کے سامنے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص گھر میں بیٹھا ہوا اپنے دوستوں سے کسی دوسرے مذہب پر بحث کر رہا ہے اور وہ دوست بھی اوسکے ہم مذہب ہیں اسی اثنا میں ایک راہ چلتے نے دروازے میں کان لگا کے گفتگو سنی اور بحث سے جوش دماغ میں تو منطق کی راہ سے اوسکا یہ فعل بالکل قانون کے مطابق ہوگا۔ اے لاٹ صاحب اپنی کھوپڑی کی قسم اس قانون کی عبارت تجویز کرنے والا تو ہم پردے میں بیٹھنے والیوں سے بھی منطق میں کمزور ہے۔ اسے تھوڑے دنوں کے واسطے میرے پاس بھیجدیجئے تو میں منطق سکھاؤں۔

اسی طرح "مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچانا" بھی عجب گھڑا ہے۔ آگ لگ جائے مذہبی جذبات تو ہوتے ہی ایسا صدمہ پہونچنے کے لیے۔ دو آدمی کھڑے ہو کے کہینگے کہ ہمارے مذہبی جذبے کو فلان کی تقریر سے صدمہ پہونچا اور دو چار مفسد اخبار نویس بھی چلا ہی دینگے۔ جن کے پاس کوئی ثبوت اسکا ہو ہی نہیں سکتا کہ درحقیقت صدمہ پہونچا یا نہیں بس یہاں قانون صاحب کیا کرینگے؟ یہی کہ چلو میاں ٹھنڈے ٹھنڈے بندی خانے کی ہوا کھاؤ۔

پھر ہندوستان میں مذہبوں کی کوئی انتہا نہیں ہر گلہ میں ایک نیا مذہب ہے۔ ایک سور کو نجس سمجھتا ہے دوسرا اپنی ایک گئے کو مقدس خیال کرتا ہے دوسرا اوسے ہڑپ کرنے پر آمادہ ہے۔ ایک پیپل پوجتا ہے دوسرا پیپل جلاتا ہے۔ ایک سانپ کی پرستش کرتا ہے دوسرا اوسے موذی سمجھ کے قتل کر دیتا ہے ایک بندر کو دیوتا مانتا گڑ دھانی کھلاتا ہے دوسرا اوسے لکڑی کے بل نچاتا اور ماں بہن کی گالی دیتا ہے۔ اور ان تمام صورتوں میں کسی نہ کسی کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچتا ہے۔ بھلا کوئی ایسا منطقی ہے جو ان الفاظ سے ان افعال کو مستثنیٰ کر سکے؟

آئے میرے سامنے تو گوڑے کا منہ نوچ لوں۔ پھر پوچھوں کہ تونے کس اوستاد سے منطق پڑھی ہے۔ اور اوسے سیدھا پٹیالے کی طرف چلتا کر دوں جہاں ایک ہی حال اتصال یا بجبر اور امانت میں خیانت دونوں کی حد میں آ سکتا ہے اور کوئی کچھ بنا نہیں سکتا۔

ماسوا اسکے یہ قانون جگ کی ماں جگتر کی خالہ ہے یعنی جو مذہب اسوقت موجود ہیں خالی اون ہی پر عجیب عجیب قسم کے جال نہیں ڈالتا ہے بلکہ آئندہ اگر کوئی نیا اختراعی مثلاً کوئی گروہ سگ پرستی اختیار کرے تو گتے کو دوت کہنے والے کی گردن بھی پھانس سکتا ہے۔

گروہ کیسا ایک ہی آدمی کا ایک مذہب ہو سکتا ہے چاہے
اوس مذہب کا ماننے والا کوئی دوسرا نہو۔
پھر یہہ بھی سمجھنے کی بات ہے کہ ایک ہی جڑ سے مذہب کی
کئی ٹہنیاں نکلی ہیں۔ ان کے آپس میں ہمیشہ سے کشمکش
ہوتی آئی ہے کچھ ہندو بار مناقد کی مورتی میں شریک ہونا
گناہ سمجھتے ہیں اور کچھ اوسے عین ثواب خیال کرتے ہیں۔
اگر پاپ اور پن گناہ اور ثواب ایک دوسرے کی ضد ہیں
اور پاپ کی نسبت کسی کی طرف دینا توہین یا جذبات
مذہبی کو صدمہ پہونچانے کے ہم معنی ہے تو یہہ نیا بل
لوگون کو گھرون میں رہنا دوبھر کر دیگا۔ ہان یہہ جداگانہ
بات ہے کہ کسی کو گنہگار یا پاپی نہ کہنا توہین ہی نہو۔
لاٹ صاحب ایسا بل پیش ہو رہا ہے اور مذہبی دیوانے
اسے پاس کروا لینگے مگر اسکے ساتھ ہی نئی لغت کی کتاب
تصنیف کرنی پڑیگی یعنے ہر لفظ کے ساتھ تشریح لازم
ہوگی کہ قانون اسے توہینی لفظ سمجھتا ہے یا نہیں۔
اگر یہہ نہوا تو ہزارون بے گناہ جیل خانے میں بیٹھے
ہوے تمہارے زمانہ کے اس قانون کی جان کو روینگے
تم چاہے اپنے دل میں یہہ سمجھتے ہو کہ حکومت کی جڑون
مین یہہ قانون سیسا پلا دیگا مگر یہہ بھی سمجھ لو کہ ظلم کا
ڈربا بھی کھول دیگا۔ خدا کی قسم مین تو ڈر گئی ہون
بات یہہ ہوی کہ کل نواب صاحب جو خود دہلی سے
تشریف لائے تو بہت خوش تھے۔ میں نے کہا آج تو نام خدا
طبیعت باغ باغ ہو رہی ہے کہنے لگے ہان [illegible]
پاس ہونے والا ہے دیکھیے اب کیسے [illegible] کو
جرأت کیسے ہوگی ورنہ دو برس کی قید اور جرمانہ ہوگا کوئی
شکایت بھی نہ کریگا اور راضی نامہ کی طرف سے
بھی مطمئن رہیے [illegible] قیامت تک
جیسے [illegible] ہم غریبون کی خدا نے سن لی۔
آپ [illegible] تمہارے دوسرے
نکاح کو [illegible] اس نکاح مین [illegible] لڑکی [illegible]
مذہبی حکم [illegible] فعل کو گویا [illegible] کے مذہب کی
مذمت اور توہین [illegible] قانون توہین مذہب
پاس ہو جانے دیکھے واقعہ جس دن [illegible]
[illegible] دوگا کہ بیگم صاحبہ [illegible] مذہب کی
توہین کرتی ہین اور میرے مذہبی جذبات کو [illegible]

بڑا بھلا کہنے سے صدمہ پہونچا۔ نہیں بلکہ پوچھے گئے بندہ
جانے کہ صدمہ کا ثبوت صرف اقرار صالح ہے۔
اے ہے یہہ سنتے ہی میرے ہاتھون کے طوطے اڑ گئے
اور تمہین خط لکھنے بیٹھی۔ میری دلیلین منطقی ہین انہین
اچھی طرح گرہ مین باندھو فقط

راقمہ منطق آرا بیگم
بقلم [illegible]

المختصرات

اودھ پنچ کا اڈیٹر نیاز مند خاکسار [illegible] مصلحت [illegible]
نہیں کرتا عام کے گزشتہ جلسہ عام مین زبان کھولتا۔
یہ نہیں صاف گوئی کی بدولت ہندو واقعی مین مسلمان
ہی خوش ہین [illegible] مولانا عبدالقدیر صاحب نے
اپنی تقریر مین مسلک مقدس حضرت خدیجہ [illegible] انکی
کی خدمت کیے جانے کو بیان کرکے یہہ فرمایا تھا کہ مین
اس توہین ہی سے استدلال کرتا اور مجددیون کو کافر کہتا
ہون [illegible] مولوی عبدالحکیم صاحب سابق
رکن وزارت [illegible]
کرتا ہون [illegible] مولانا عبدالقدیر مسلسل تقریر کرتے رہے
کسی نے اونھین ٹوکا نہین۔
اسکے بعد دو آدمی [illegible] کے اوٹھے اور پاس
والون نے [illegible] کرکے چلے گئے۔
یہہ اصل واقعہ کی [illegible] حیدرآباد [illegible]



پنجاب [illegible] حضرات [illegible] ہے۔ گویا
رہا [illegible] بھول جانے والون کا ذکر [illegible]
جانے [illegible] کے قریب تھا۔
کانپور اور بریلی مین خوب ہوئی [illegible]
[illegible] شرافت کا زور ہے [illegible] کے فاقگی
اخبار ہی کا تھا [illegible] قرار کرتا ہین
ایک [illegible]
دشمنون کو [illegible] کسی سے فریاد
کرنا تو بڑی بات ہے۔
فائدہ حکومت اور اجنبی حاکمون سے [illegible] کے
دان مانگنا [illegible] "دیکھو ہم چلا دینگے" [illegible] ڈالنا
دو [illegible] کا اصلی مقصد ہے۔
معذرت [illegible] اڈیٹر ابھی تک بغاوت مزاج سے
پریشان ہے۔ [illegible] دیر ہو جائے تو بغاوت
مزاج کی [illegible] زیادہ
نہ فرمائیے۔ والسلام۔
جدید مسودہ قانون توہین مذہب کی شناعت بالکل
ظاہر ہے [illegible] اہل قلم کو [illegible] فکر و [illegible]
ساتھ [illegible] اس جانب [illegible]
اس مسودہ سے [illegible] حاصل
کر سکتا [illegible] اگر یہہ قانون پاس ہو گیا تو [illegible]
[illegible] مذہب کے [illegible] میں [illegible] نہیں
[illegible] ان لوگون پر زیادہ مصیبت آئیگی جو
[illegible]
[illegible] چند آنسو [illegible]
کی [illegible] ہمارے [illegible] بھی [illegible] پڑیگی۔

تخفیف قیمت

اودھ پنچ کے متعلق شاگردان مدارس کا [illegible]
آئی ہے [illegible]
[illegible] تصدیق [illegible] سالانہ قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible] جا سکتا ہے۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے افشردون اور عرقیات سے تیار کیے ہوے شربت جو نہایت نفیس ہیں بے نظیر صورت میں دل آویز ذائقہ میں خوشبو طاقت میں بے عدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت، قلب کو سکون، راحت آنکھوں کو خنکی و تراوت بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	[illegible]	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بیدمشک	شربت کیسرو — شربت بادام — شربت فالسہ
فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل عہ	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر — فی بوتل ہر — فی بوتل ہر
شربت سنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت اناناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی — عرق بیدمشک لاہوری
فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ہر	فی بوتل ... عہ — فی بوتل ... عہ

ارزاں بعلت گران بقیمت کے مقولہ کو یاد رکھیے، ولایتی ایسنس و شکر سے بنے ہوے شربتون سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔
قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ۸ر فرینکی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

مینجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

[illegible]

[illegible]

حکیم سید نجے نواب ہیت الشفا گیا (بہار)

لطف حیوۃ

[illegible]

پتا سید قاسم حسین بغضوی دفتر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

مفت! مفت!! مفت!!!

وہ کتاب جسکی ہر ایک کو ضرورت ہے بالکل مفت۔ [illegible]

[illegible]

یکٹ ۱ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں

پتہ وید شاستری جام نگر کاٹھیا واڑ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۱۳ع

اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے سیاسی و ادبی [illegible]

ظرافت و مضامین کا بہترین مجموعہ خزانہ کتب مین [illegible]

سے طالب ہون قیمت فی جلد ... مع محصول

المشتہر مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible] کے امراض کیلیے

خوش ذائقہ دوا جو صرف پانی مین چند قطرے ڈال کر دینے سے فورا جادو کا سا اثر کرتی ہے قیمت ... ہر جگہ بکتا ہے۔

دودھ گنج کیسری — [illegible] لاثانی دوا قیمت ...

بال سدھا — [illegible] قیمت ...

اپنے شہر کے دوافروشون سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — ہال ہیار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہان کے سول ایجنٹ [illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک جس قدر اساتذہ فن کی بندشین اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی [illegible] کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

[illegible]

اس کتاب کی ترتیب [illegible] حصہ دوم [illegible] قیمت پانچ روپیہ

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حصہ اول کی [illegible]